محدثِ قرطبہ بقیؒ بن مخلد رحمۃ اللہ علیہ

جناب طیب شاہین صاحب

(۴)

مسند بقی بن مخلدؒ فنِ حدیث کی اصطلاح میں حدیثِ مسند اس حدیث کو کہا جاتا ہے، جو متصل اسناد سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہو۔ نیز احادیث کے اس مجموعے کو بھی کہا جاتا ہے جس میں ہر صحابی کی مرویات کو علیحدہ علیحدہ جمع کیا گیا۔ متقدمین میں سے بہت سے ائمہ حدیث نے اپنی عادت کے مطابق اپنے مجموعوں میں ہر صحابی کی مرویات کو علیحدہ جمع کیا ہے، قطع نظر اس کے کہ وہ حدیث صحیح ہے یا ضعیف۔

مثلاً:-

مسند ابوداؤد طیالسیؒ	المتوفی ۲۰۴ھ
مسند اسحاق بن راہویہؒ	المتوفی ۲۳۸ھ
مسند عبد بن حمیدؒ	المتوفی ۲۴۹ھ
مسند دارمیؒ	المتوفی ۲۵۵ھ
مسند امام احمد بن حنبلؒ	المتوفی ۲۴۱ھ
مسند بقی بن مخلد	المتوفی ۲۷۶ھ

بعض اہلِ علم کے مطابق مسند تصنیف کرنے والوں میں امام ابوداؤد طیالسیؒ کو اولیت حاصل

ہے۔ لیکن امام عراقیؒ رقمطراز ہیں:۔

"کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلی مسند امام ابوداؤد طیالسی نے تصنیف کی ہے لیکن یہ صحیح نہیں بلکہ مسانید کی تصنیف میں اہل خراسان سب کے پیشرو ہیں، اس دعوے کی غالباً وجہ یہ ہے کہ ابوداؤد طیالسی کا زمانہ اصحاب مسانید میں متقدم ہے"[1]

امام ابوداؤد طیالسی امام احمد بن حنبلؒ کے اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ امام بقی بن مخلدؒ جب اندلس سے واپس لوٹے تو ان کے ساتھ امام ابوبکر ابن شیبہؒ کی مصنف تھی۔ ابتداء میں انہوں نے مصنف ابن ابی شیبہؒ کا درس دیا۔ اس کے بعد امام بقیؒ نے دیگر اصحاب مسانید کی طرز پر اپنی مسند مرتب کی جس میں انہوں نے تیرہ سو سے زائد صحابہ کرامؓ کی مرویات کو جمع کیا۔ علامہ ابن کثیرؒ لکھتے ہیں:۔ "مسند بقی بن سو نشر۱۳۰۰ صحابہؓ کی مرویات تھیں۔ ابن حزم مسند بقیؒ کو مسند امام احمدؒ پر فضیلت دیتے تھے۔ لیکن میں ان کے دعوے کو محل نظر سمجھتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ مسند امام احمدؒ مسند بقیؒ سے بہتر اور زیادہ جامع ہے"[2]

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسند امام احمد بن حنبلؒ مسانید میں سب سے زیادہ جامع اور قابل اعتماد دیوان حدیث ہے۔ لیکن مسند بقی بن مخلد میں ایک منفرد خصوصیت ہے۔ غالباً اسی بناء پر علامہ ابن حزمؒ مسند بقی بن مخلد کو مسند امام احمد پر فوقیت دیتے ہیں۔ وہ خصوصیت یہ ہے کہ امام بقی بن مخلد نے اپنی مسند میں ہر صحابی کی مرویات کو فقہی ابواب کے تحت مرتب کیا تھا۔ لہٰذا ان کا مجموعہ حدیث بیک وقت مسند بھی ہے اور مصنف بھی۔ ہمارے خیال میں امام بقی بن مخلد نے اپنے دو جلیل القدر اساتذہ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابوبکر ابن ابی شیبہؒ کے مجموعوں کے فوائد کو ایک جگہ جمع کر دیا۔ ان اساتذہ سے استفادہ کے دوران ان پر یہ حقیقت عیاں ہوئی ہوگی کہ مسند امام احمد کی جامعیت کے باوجود تبویب کے بغیر اس سے استفادہ کس قدر مشکل ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے مجموعہ حدیث کو مسند امام احمدؒ کی طرز پر رکھا اور امام ابوبکر ابن ابی شیبہؒ کی پیروی کرتے ہوئے ہر

---

[1] تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی علامہ جلال الدین السیوطی۔ طبع مکتبہ علمیہ مدینہ منورہ ۱۹۵۹ء ص ۱۰۲

[2] البدایۃ والنہایۃ۔ علامہ ابن کثیر۔ مطبعۃ السعادۃ مصر جلد ۱۱ ص ۵۶

صحابی کی مرویات کو فقہی ابواب میں تقسیم کر دیا۔ جس کی بنا پر اس سے استفادہ بہت آسان ہو گیا۔[۱]

طاہر بن عبدالعزیز بن عبداللہ القرطبی (المتوفی ۳۰۵ھ) کہتے ہیں:-

"میں مسند بقی بن مخلد کا ایک حصہ بلاد مشرق کے سفر میں اپنے ساتھ لے گیا اور محمد

[۱] علمائے متاخرین میں بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے براہ راست اور بالاستیعاب مسند امام کا مطالعہ کیا ہو۔ یہ حضرات بقول علامہ احمد محمد شاکر متقدمین کے توسط سے مسند امام احمد کا ذکر کرتے ہیں۔ صرف چند کا نام ملتا ہے جنہوں نے مسند امام احمد کو حفظ کیا ہوا تھا۔ ان میں صرف علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کے دو مشہور شاگرد علامہ ابن قیمؒ اور علامہ ابن کثیرؒ کا نام معروف ہے۔ آپ ابن تیمیہ اور ابن قیمؒ کی کتابوں کا مطالعہ کیجیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ دونوں بزرگ بہت ہی کثرت سے مسند امام احمد کا حوالہ دیتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود مسند امام احمد تبویب سے محروم رہی اور شاید اسی لیے بہت کم علماء مسند سے استفادہ کر سکے ہیں۔ سلف میں بعض علماء افادہ عام کی خاطر مسند کی تبویب و تخریج کی تمنا کرتے رہے ہیں۔

مسند امام احمد کی تبویب و تخریج پر مصر جدید کے محدث و فقیہ علامہ احمد محمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت قابل قدر کام کیا انہوں نے ہر حدیث کی تخریج کے ساتھ ساتھ صحت و ضعف کے لحاظ سے ——————

اس کی حیثیت اور قدر و قیمت متعین کی ہے اور حسب ضرورت بعض مقامات پر حدیث کے غریب الفاظ کی تشریح کی ہے نیز مکرر احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس سے پہلے امام حسن البناؒ شہید کے والد احمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن البناؒ نے مسند امام احمد اور مسند طیالسیؒ کی تبویب کی ہے۔ احمد البنا کی تبویب کے ساتھ مسند احمد کی کئی جلدیں اور مسند طیالسی مکمل طور پر چھپ چکی ہیں۔ (دائرہ معارف اسلامی اردو جامعہ پنجاب جلد ۴ ص ۹۸۱

مسند امام احمد کی پندرہ جلدیں جو صرف آٹھ ہزار نناوے احادیث پر مشتمل ہیں۔ علامہ احمد محمد شاکر کی تبویب و تحقیق کے ساتھ "دارالمعارف مصر" سے شائع ہو چکی ہیں۔ معلوم نہیں یہ سلسلہ اشاعت کیوں منقطع ہو گیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے اس بارے میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ خط استفسار کیا تو مولاناؒ کی طرف سے ملک غلام علی صاحب نے تحریر فرمایا تھا کہ شاید علامہ احمد محمد شاکر نے اپنی زندگی میں مسند کی تبویب کا کام مکمل کر لیا تھا۔ لیکن نامعلوم وجوہات کی بنا پر اس کی طباعت منقطع ہو گئی۔

بن اسمٰعیل الصائغ (المتوفی ۲۷۶ھ) کو دکھایا وہ امام بقی بن مخلد کے کثرتِ علم سے بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے اس شخص نے اسے علم کے سمندر سے حاصل کیا ہے[۱]

مسند بقی بن مخلدؒ ایک اہم ترین مجموعہ حدیث تھا۔ علامہ ابن الجوزیؒ کے مطابق تمام مسانید و جوامع میں سے مسند بقی میں سب سے زیادہ احادیث تھیں[۲]۔ اس میں بعض صحابہؓ سے دو ہزار سے زیادہ احادیث مروی تھیں۔ بعض صحابہ ایسے بھی ہیں جن سے ایک ہزار سے زیادہ احادیث روایت کی گئی تھیں۔ اور اس طرح بعض ایسے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہیں جن کی صرف ایک ایک حدیث اس عظیم دیوانِ حدیث میں شامل تھی[۳]۔ ان صحابہ کرام کے اسماء کو امام بقی بن مخلد کے ایک شاگرد ابو محمد عبداللہ بن یونس قبری (المتوفی ۳۳۰ھ) نے ایک مستقل تصنیف "الاعداد" میں جمع کیا ہے۔ یہ کتاب "آیا صوفیا" میں موجود ہے۔ اسی طرح ایک تصنیف جس میں صحابہ کی مرویات کی تعداد کا ذکر ہے، برلن میں موجود ہے[۳]۔ علامہ احمد محمد شاکرؒ "تلقیح فہوم اہل الاثر" مصنفہ ابن الجوزی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ علامہ ابن الجوزیؒ نے کثیر الروایت صحابہ کی مرویات کو شمار میں مسند بقی بن مخلد پر اعتماد کیا ہے۔ کیونکہ یہ سب سے جامع دیوانِ حدیث ہے۔ علامہ ابن الجوزی مسند بقی بن مخلد میں کثیر الروایت صحابہ کی مرویات کی تعداد حسب ذیل ہے[۵]۔

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ	۵۳۷۴	۶۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ	۱۵۴۰
۲۔ حضرت عائشہؓ	۲۲۱۰	۷۔ حضرت ابوسعید خدریؓ	۱۱۷۰
۳۔ حضرت انس بن مالکؓ	۲۲۸۶	۸۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ	۸۴۸
حضرت عبداللہ بن عباسؓ	۱۶۶۰	۹۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ	۷۰۰
۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ	۲۶۳۰		

۱؎ حاشیہ نفح الطیب۔ جلد ۹ ص ۲۸۹

۲؎ الباعث الحثیث شرح مختصر علوم الحدیث علامہ احمد محمد شاکر مطبعۃ محمد علی صبیح مصر ص ۱۸۵

۳؎ تاریخ الادب العربی کارل بروکلمان تعریب ڈاکٹر عبدالحلیم نجار۔ طبع دار المعارف مصر، طبع ثالث جلد ۳ ص ۲۰۲

۴؎ الباعث الحثیث ص ۱۸۶ ۵؎ ایضاً ص ۱۸۷

علامہ احمد محمد شاکرؒ علامہ ابن الجوزیؒ کی ذکر کردہ مرویات کی اس تعداد پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

" آج کل جتنی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں، ان میں سے مسند امام احمد میں سب سے زیادہ احادیث ہیں لیکن علامہ ابن الجوزی نے امام احمدؒ اور امام بقیؒ کی مسانید کی مرویات کی تعداد میں بہت زیادہ فرق بتایا ہے۔ یہ فرق جو ابن الجوزیؒ نے بتایا ہے ممکن نہیں کہ اتنی کثیر تعداد میں احادیث امام احمدؒ سے رہ گئی ہوں۔ میرا اعتقاد ہے کہ ابن الجوزی کا یہ خیال اس بات کی پیداوار ہے کہ انہوں نے ایک حدیث کے مختلف طرق کو متعدد احادیث شمار کیا ہے۔ حالانکہ جناب امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند کے متعلق تو یہاں تک فرمایا ہے۔

" یہ ایسا مجموعۂ حدیث ہے جسے میں نے ساڑھے سات لاکھ احادیث میں سے منتخب کیا ہے۔ اس لیے جب مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث کے متعلق اختلاف کریں تو اس مسند کی طرف رجوع کرو اگر وہ حدیث اس مسند میں موجود ہے تو واقعی حدیثِ رسول ہے ورنہ نہیں"۔

اس میں کوئی شک نہیں بہت سی احادیث مسند امام احمد میں شامل ہونے سے رہ گئی ہیں، مگر اس کثرت سے نہیں جو مسند امام احمد اور مسند بقی بن مخلد کی احادیث کے فرق سے ظاہر ہوتی ہے۔ کتبِ سنت کا تتبع کرنے والے اہل علم اس حقیقت کو واضح طور پر جانتے ہیں۔

مکرر احادیث کو حذف کر کے اور اس تعددِ طرق کا عدم اعتبار کرتے ہوئے مسندِ امام احمدؒ کی احادیث کو شمار کرنا بہت اہم اور مشکل کام ہے۔ میں صرف مسند ابی ہریرہؓ کی احادیث کو شمار کر سکا ہوں۔ جن کی تعداد مکررات کو حذف کرنے کے بعد ایک ہزار پانچ سو اناسی (۱۵۷۹) بنتی ہے۔ علامہ ابن الجوزیؒ نے مسند بقی بن مخلد میں پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث شمار کی ہیں۔ اس لحاظ سے ابن الجوزی نے جو عدد ذکر کیا ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ کیا باقی (۳۷۹۵) احادیث امام احمدؒ سے رہ گئی ہیں؟ میں نہیں سمجھتا کہ ایسا ہوا ہو گا۔

جس بات کو میں ترجیح دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ ابن الجوزیؒ نے مسند ابی ہریرہؓ میں امام بقی

بن مخلد کی روایت کردہ تمام مرویات کو شمار کیا ہے جن میں مکررات بھی شامل کر دیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام بقی بن مخلد نے ایک ہی حدیث کو ابواب و معانی کا لحاظ کرتے ہوئے متعدد اجزاء میں روایت کیا ہو، جیسا کہ امام بخاری کا طریقہ ہے۔ اس کی تائید علامہ ابن حزمؒ کے اس بیان سے بھی ہوتی ہے کہ امام بقی نے ہر صحابی کی مسند کو فقہی ابواب پر مرتب کیا تھا[1]

معلوم نہیں کہ حدیث کا یہ عظیم دیوان دنیا کے کسی کتب خانے میں موجود ہے یا نہیں، علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری رحمۃ اللہ علیہ "تحفۃ الاحوذی" کے مقدمے میں لکھتے ہیں کہ مسند بقی بن مخلد کا ایک نسخہ "خزانہ جرمینہ" (؟) میں موجود ہے[2] لیکن علامہ احمد محمد شاکرؒ رقمطراز ہیں:-

"اس جلیل القدر کتاب کے متعلق ہم نے نہیں سنا کہ وہ اسلامی کتب خانوں میں سے کسی کتب خانے میں موجود ہے۔ ہمیں یہ بھی علم نہیں کہ یہ کتاب ساری کی ساری ضائع ہو گئی ہے یا اس کے کچھ حصے اندلس کی تباہی سے بچ گئے ہیں"[3]

مشہور مستشرق کارل بروکلمان نے بھی مسند بقی بن مخلد کو کتب مفقودہ میں شمار کیا ہے[4]۔

علامہ احمد محمد شاکر نے علامہ ابن الجوزی کے حوالے سے مسند بقی بن مخلد اور مسند امام احمد کا جو موازنہ کیا ہے اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ علامہ ابن الجوزیؒ نے مسند بقی کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اور یہ اس بات کی بھی دلیل ہے کہ علامہ ابن الجوزی (المتوفی ۵۹۷ھ) کے زمانے میں بلادِ مشرق میں مسند بقی بن مخلد کے نسخے موجود تھے۔ یہ ممکن ہے کہ انہوں نے مسند بقی کا مطالعہ نہ کیا ہو، اور اُن کی نظر ابو محمد عبداللہ بن یونس کی کتاب "الاعداد" یا اسی قسم کی کوئی دوسری کتاب گذری ہو۔ پچھلے صفحات میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ طاہر بن عبدالعزیز بن عبداللہ قرطبیؒ نے جب بلادِ مشرق کا سفر کیا تو اُن کے پاس مسند بقی بن مخلد کی ایک جلد تھی۔ اس سے جہاں اس بات پر دلیل ملتی ہے کہ مسند بقی بن مخلد کے اجزاء بلادِ مشرق میں آتے رہے ہیں، وہاں یہ حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے کہ علماء کی نظر میں مسند بقی بن مخلد کا مرتبہ بہت بلند تھا، اور علماء سفر تک میں بھی اس جلیل القدر کتاب کو ساتھ رکھتے تھے۔

(باقی)

---

[1] الباعث الحثیث، ص ۱۸۵ تا ص ۱۸۸

[2] مقدمہ تحفۃ الاحوذی۔ مولانا عبدالرحمٰن مبارک پوری۔ طبع بیروت ص ۱۶۴

[3] الباعث الحثیث ص ۱۸۶